نُور افشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

JAGRAON NOV 6 91

نمبر ۴۵ — مطبوعہ ۵ نومبر ۱۸۹۱ء بروز پنجشنبہ — جلد ۱۹

دستور العمل نُور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے۔ عصہ/

ایضاً بیرونجات سے معہ محصولڈاک۔ عہ۸/

دو کاپیوں سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام پر فی کاپی۔ عہ۲/

ایک شخص کے نام سات کاپی کے دام وصول ہونے پر ایک کاپی مُفت دیجائیگی۔ ہر حالت میں قیمت پیشگی لیجائیگی +

ایڈیٹوریل

کوئی اخلاقی و دینی شرع و شریعت کسی بُرائی کے نجس کام کے اقدام کو جایز نہیں ٹھہراتی۔ بیدین سے بیدین بھی ہر ایک بُرائی کو بُرا ہی کہیگا۔ کیونکہ ضمیر انسان خداداد میں بُرائی سے نفرت کرنیکا اور نیکی کو پسند کرنیکا ذاتی لگاؤ ہے۔ لیکن افسوس کہ انسان کا ضمیر بھی گناہ سے دھُندلا ہوگیا۔ یا یوں کہو کہ گناہ کرتے کرتے یہانتک ورطۂ بے تمیزی میں مُبتلا ہوگیا کہ اپنی خداداد لیاقت نیکی و بدی کی شناخت سے بھی محروم ہوگیا حتّٰی کہ نہ نیکی کو نیکی جانتا اور نہ بدی کو بدی۔ گویا کہ بدی کے کاموں کو پسند کرکے انکا ایسا عادی ہوا ہے کہ وہ اُسکی نیچر میں سرایت کر گئی۔ باوجود تعلیم و نصیحت کے جو دن رات پادری۔ پنڈت۔ مولوی۔ بھنت۔ اور ریفارمر صاحبان وغیرہ وغیرہ دیتے ہیں انسان کی کاپچیڈ نیچر بدی کے کاموں کو زیادہ پسند کرتی ہے۔ اور لوگ ضمیر کو تاریک کرکے اور خوف خدا فراموش کرکے شیطان کے ہاتھ بلاقیمت بِک گئے ہیں۔ افسوس کہ بُرائی کو جانتے اور پھر کرتے جھوٹھ۔ فریب۔ مکر۔ مستی۔ چوری۔ زناکاری۔ دغیرہ وغیرہ کی بُرائی کے کرنے سے ذرہ بھی دریغ نہیں کرتے۔ خصوصاً آج کل عیاشی اور زناکاری کا حد سے زیادہ بڑھ جانا افسوس سے دیکھا جاتا ہے۔ بعض اخبارات بھی اسپر نہایت افسوس ظاہر کرتے ہیں۔ چنانچہ کانپور گزٹ شہر کانپور میں فاحشہ عورتوں کے شمار کے بڑھ جانے پر افسوس کرکے لکھتا ہے کہ "معلوم ہوتا ہے کہ شہر میں آجکل عیاشی کا زور ہے" اور ایک گوڑ برہمن ساکن کرنال کی لڑکی کے فاحشہ ہوجانیکا ذکر لکھتے ہوئے افسوس سے کہتا ہے کہ "ہائے اس قوم کی یہ حالت!" ہمعصر اپنے شہر کا ذکر کرتا ہے لیکن اگر الہ آباد۔ لکھنؤ۔ دہلی۔ آگرہ۔ سہارنپور۔ لودیانہ۔ امرتسر۔ لاہور۔ وغیرہ شہروں میں جاکر دیکھا جاتا ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ اب عنقریب اُنکے تمام گلی کوچے اس فرقہ ناہنجار کے گروہوں سے بھرے ہوئے ہیں۔ اور انکا شمار ہزاروں بلکہ لاکھوں تک پہنچتا جاتا ہے۔ ایک شہر کی عیاشی کا کیا ذکر ملک میں عیاشی روز بروز ترقی پر ہے بلکہ صاف معلوم ہوتا ہے کہ حیا و شرم کا نقاب خلقت نے مطلقاً اُٹھا ڈالا اور برملا اس مہلک گناہ میں کروڑہا اپنی جانوں کو برباد کرتے ہیں۔ ایک قوم کی حالت پر کیا ہائے ہے بلکہ برہمن سے لیکر خاکروب کی قوم کو دیکھ لو بدکاروں نے ان سب ذاتوں میں سے نکلکر یہہ بدذات پیشہ اختیار کرلیا ہے۔ افسوس اس مُلک کی قوموں کی حالت پر جو روز بروز بد سے بدترین حالت کیطرف ترقی کرتی جاتی ہیں +

ہمعصر پنجاب مشن نیوز ڈپٹی کمشنر سیالکوٹ کی نسبت

ضلع ہذا کی مردم شماری کیوقت اس علاقہ کے عیسائیوں کے شمار کے ظاہر کرنے کے سبب سے شکرگذاری ظاہر کرتے ہیں جسکا حساب ذیل میں ہے۔

مذہب	۱۸۸۱ء	۱۸۹۱ء	زیادتی	فیصدی
مسلمان	۶۶۹۷۱۲	۶۸۵۳۴۲	۱۵۹۳۰	۲٫۳۳
ہندو	۲۹۹۳۱۱	۳۷۱۲۶۵	۷۱۹۵۴	۲۴٫۰۴
سکھ	۴۰۱۹۵	۴۹۸۷۲	۹۶۷۷	۲۴٫۰۷
عیسائی	۱۵۳۵	۱۱۶۶۸	۱۰۱۳۳	۶۶۰٫۱

عیسائیوں کے شمار میں دس فیصدی کی زیادتی ہوئی۔ اور مسلمانوں میں صرف ۲ فیصدی۔ اسمیں زیادہ تر عیسائی امریکن اور سکاچ مشن کے ہیں۔ چرچ آو انگلنڈ مشن کے متعلق ۴۲۵ بتیسمے ہوئے۔ پنجاب کے ایک ضلع میں اتنے مسیحیوں کا شمار سنکے بڑی خوشی پیدا ہوئی ہے۔ کاشکہ یہہ تمام ملک مسیحیوں ہی کی آبادی سے بھر جاوے اور کرسچن لینڈ بن جاوے ✤

راجپوتانہ گزٹ نے مسلمانوں کی موجودہ حالت کی نسبت ایک نوٹ لکھا ہے جسکا ہیڈنگ ”مسلمانوں کی حالت زار“ رکھا ہے۔ قریب دو کالم میں یہہ مضمون ختم ہوا ہے اسمیں ہمعصر موصوف نے مسلمانوں کی دنیوی اور دینی ہر دو حالتیں بڑی نازک بتلائی ہیں۔ اور بیان کیا ہے کہ اول بسبب غفلت۔ عیاشی۔ خودپسندی۔ کاہلی وغیرہ وغیرہ کے اس قوم نے دنیاوی نقصان بہت اُٹھایا ہے۔ اور روزبروز روبہ زوال ہے۔ یہہ بھی ظاہر کیا ہے کہ جن سے کچھ اُمید ترقی حالت کی تھی یعنی اُمرا و شرفا غضب ہے کہ انکو اصلاح حالات کیطرف التفات نہیں۔ اور دوسرے مذہبی علم کیطرف سے بھی بُرے بے پرواہ ہیں۔ اور اگر یہہ ہی حال رہا تو عنقریب اسکا بھی خاتمہ ہوگا۔ ہم اسکی نسبت بہت کچھ لکھنا چاہتے تھے لیکن بسبب کم فرصتی کے اب صرف دو ایک باتوں ہی پر اکتفا کرتے ہیں۔ اگر اس قوم میں بقول ہمعصر غفلت عیاشی اور خودپسندی وغیرہ گناہ ہیں تو نہ صرف انسے دنیاوی نقصان ہوگا بلکہ یہہ گناہ تو انسان کو صاف دوزخ کا سزاوار ٹھہراتے ہیں کیونکہ گناہ سے نفرت کرنیوالا خدا قوموں کو دیکھتا ہے جیسا کہ داؤد نبی فرماتا ہے کہ اُسکی آنکھیں قوموں کو دیکھتی ہیں دیکھو زبور ۶۶۔ آیت ۷۔ اور جبکہ وہ قوموں کو دیکھتا ہے تو ضرور اُنکا انصاف بھی کریگا۔ اور اُنکے اعمال نیک و بد کے موافق اُنکے ساتھ سلوک کریگا یسعیاہ نبی فرماتا ہے کہ وہ قوم اور وہ مملکت جو تیری (خدا کی) خدمت گذاری نہ کریگی برباد ہو جائیگی۔ یسعیاہ $\frac{۶۰}{۱۲}$ راستی پسند قوم کے حق میں حضرت سلیمان نے فرمایا ہے کہ صداقت گروہ کو سرفرازی بخشتی ہے۔ امثال $\frac{۱۴}{۳۴}$ پر اُس قوم کے حق میں جو گناہ کرتی ہے سلیمان فرماتا ہے پر گناہ قوموں کے لئے رسوائی ہے۔ امثال $\frac{۱۴}{۳۴}$ پس کوئی قوم کیوں نہ ہو جبکہ بدی پر کمربستہ ہو کر خدا کے حکموں کو فراموش کرتی ہے اور گردن کشی اختیار کرتی ہے۔ تو تمام برکتیں ایک ایک کرکے اسکے پاس سے چلی جاتی ہیں۔ مسلمانوں کی ایسی حالت پر ہمکو بھی افسوس آتا ہے ✤

مرادآباد کا اخبار رُنیل اول دو تین صفحوں میں ”رنیلی کمان“ کے عنوان سے ایڈیٹوریل نوٹس میں ایک سفر کا ذکر کرتا ہے جسکو پڑھکر ہمکو خداوند یسوع مسیح کا وہ فرمان یاد آیا جو اُس نے فریسیوں کو نصیحت کرتے وقت فرمایا تھا کہ اچھا آدمی دل کے اچھے خزانے سے اچھی چیزیں نکالتا ہے اور بُرا آدمی بُرے خزانے سے بُری چیزیں باہر لاتا ہے۔ متی $\frac{۱۲}{۳۵}$ اخبار مذکور مطبوعہ ۱۶۔ اکتوبر کے قریب دو کالموں کے فحش تحریر سے سیاہ تھے جسکا یہاں ذکر کرنا بھی مناسب نہ سمجھکر اسکو اتنے ہی پر چھوڑ دیا۔ نفسانی حیوانی اور جسمانی خیالات کے جولان میں آکر اور شہوت پرستی کی نگاہ سے مدہوش ہوکر انسان پرا زنسیان شائستگی اخلاق اور تمام عمدہ باتوں سے ہاتھ دھو بیٹھتا ہے۔ مگر تعجب ہے کہ اخبارات جنکی طرف خاص و عام کی نظر لگی رہتی ہے۔ کہ دیکھیں کیا لکھا ہوا ہے ایسی تحریریں شائع کریں۔ یہہ تو مطلقاً اخبارات کا مدعا نہیں۔ اور مناسب نہیں کہ بیہودہ اخلاق باتیں پبلک کے روبرو پیش کریں اور گندے اور کفر کے خیالات عوام کے سامنے ظاہر کریں۔ بلکہ اصلی مطلب اُنسے یہہ ہے کہ تمام قسم کی برائیوں سے پبلک کو روکنا اور آگاہ کرنا اور فایدہ عام کے لئے تجاویز سوچنا اور لوگوں کی بہتری اور بہبودی کے لئے کوشش کرنا اور قسم قسم کے پولیٹیکل۔ سوشل۔ اور ریلیجس۔ پوئنٹس پر بحث کرکے بادشاہ و ملک اور رعیت کو بڑے بڑے فیض پہنچانا پر ایسے اخبارات سے پبلک کو کیا فایدہ پہنچا ہوگا؟ ہماری دانست میں بعوض فایدے کے نقصان پہنچا ہے۔ ایسی باتوں سے تو لوگوں کے اخلاق بگڑتے ہیں۔ آخر میں ہمعصر کو کلام مقدس کی ایک آیت اقتباس کرکے اس گناہ سے آگاہ کرنا چاہتے ہیں جو یہہ ہے کہ میں تمسے کہتا ہوں کہ ہر ایک بیہودہ بات جو کہ لوگ کہیں عدالت کے دن اسکا حساب دینگے۔ متی باب ۱۲۔ آیت ۳۶۔ اگرچہ کوئی دنیاوی قانون اسکی پرسش نہ کرے لیکن وہ حاکم حقیقی اپنی عدالت سے کسی طرح بری نہ کریگا۔ بلکہ ایسا کہنے اور لکھنے والوں کو ضرور سزا دیگا۔ ہمعصر زمانہ ملنے اصلاح دنیا اور اصلاح لینا اخبارات کا کام ہوتا ہے۔ ہماری رائے میں ایسے مضامین سے بُرا اثر ہوتا ہے۔ اخلاق بگڑتا۔ دل خراب ہوتا ہے۔ اور عاقبت میں گنہگار ہوکر اور خدا کی نظر میں قصوروار ٹھہر کر مستوجب سزا ہونا پڑیگا۔ اور نیز اخبار کی قدر و منزلت صاحبان علم و ادب کے روبرو گھٹ جاتی ہے۔ غرضکہ فایدہ کچھ نہیں پر نقصان بیشمار۔ اگر ہمارے تمام ہمعصر ایسے مضامین کے درج کرنے سے کہ جنمیں پاس ادب خوف خدا شائستگی متانت اور سنجیدگی نہ ہو گریز کیا کریں تو امید ہے کہ تمام اخبارات کی قدرافزائش ہو۔ اور پبلک بھی زیادہ قدر کرے ✤

صیغہ مراسلات میں ہم اپنے معزز پادری ٹھاکرداس صاحب کا مضمون جسکا عنوان "سلطنت روس میں جلاوطنی کا ظالمانہ انتظام" ہے شایع کرتے ہیں جس سے شہنشاہ روس کے ظلم وستم کا افسوسناک حال معلوم کرکے اس ملک کے لوگوں کو سرکار انگلشیہ کا شکرگذار ہونا اور اسکی جان کو دعا دینا نہایت مناسب ہے*

مراسلات

خلاصہ لیکچر

مولوی سید بہادر علی شاہ صاحب

ناظرین کو معلوم ہوگا کہ قریب دو سال سے اس شہر میں ٹمپرنس السوسی ایشن کی ایک برنچ قایم ہے جسکے پریزیڈنٹ بابو دیوی چند صاحب اور سکرٹری ہمارے لایق وفایق مسٹر ایم وایلی صاحب پرنسپل کمشنر ومنیجر مشن پریس لودہانہ ہیں اس اثنا میں کئی دفعہ اس السوسی ایشن کا جلسہ بھی فراہم ہو چکا ہے اور کئی صاحبان نے ٹمپرنس کے بارہ میں عمدہ لیکچر بھی دئے ہیں۔ سکرٹری صاحب کو کسی شخص کی زبانی معلوم ہوا کہ ایک نامی گرامی عالم وفاضل مولوی صاحب یہاں وارد ہوئے ہیں اسلئے آپ نے بھی چاہا کہ ایسے صاحب علم مشہور ومعروف کی شیریں کلامی اور روشن بیانی سے باشندگان لودہانہ کو ٹمپرنس کے بارہ میں کچھ نصیحت ہو۔ لہذا مولوی صاحب سے عرض کی کہ اپنے نادر خیالات سے اہل شہر کو مستفیض کریں بروز سنیچر کے روز بوقت ۴ بجے ٹون ہال میں لیکچر دیں۔ چنانچہ مولوی صاحب موصوف نے منظور فرمایا۔ اور روز مقررہ پر ایک گھنٹہ لیکچر دیا جسکا خلاصہ ہدیہ ناظرین کرتا ہوں:-

وہو ہذا

بوقت ۴ بجے ۲۴ تاریخ بروز سنیچر ٹمپرنس السوسی ایشن کا جلسہ فراہم ہوا۔ شہر کے معزز صاحبان رونق افروز ہوئے (خاص اس جلسہ کے پریزیڈنٹ خواجہ احسن شاہ صاحب تھے۔) پریزیڈنٹ صاحب نے مولوی صاحب سے جو ہمراہ دیگر صاحبان کے ایک کرسی پر بیٹھے تھے مخاطب ہوکر فرمایا۔ کہ مولوی صاحب میز کے سامنے اس کرسی پر (جو انکے لئے خالی تھی) تشریف لائیے۔ پر مولوی صاحب نے وہیں بیٹھکر تقریر کرنا چاہا۔ پریزیڈنٹ کے اصرار پر آپ وہاں سے اُٹھکر اس کرسی پر آکر بیٹھ گئے۔ اور بجائے کھڑے ہونے کے بیٹھے ہی بیٹھے لیکچر دینے لگے۔ اوّل مولوی صاحب نے بطور تمہید کے تم باتوں کا ذکر کیا جنکا ہونا ہر ایک مذہب میں ضروری بتایا (۱) خدا کا ذکر۔ (۲) نبی کا ذکر۔ (۳) شریعت الٰہی (۴) نجات حاصل کرنا۔ اور چاروں باتوں کو انجیل مقدس۔ چاروں وید اور شاستر فلسفہ پُران اور قرآن سے ثابت کرنے کی کوشش میں کچھ وقت صرف کیا۔ اوّل خدا کی وحدانیت اور اسکی دیگر صفات کا کچھ ذکر کیا۔ کئی ایک مختلف عقائد دربارہ ذات الٰہی ظاہر کئے۔ عیسائیوں کے عقیدے تثلیث کا ذکر کیا۔ روح اور مادہ کے ازلی ماننے والوں کا عقیدہ بیان کیا۔ بعد اسکے انسان کے اشرف المخلوقات ہونیکا ایک طول طویل بیان کیا۔ انجیل کی بہت سی آیات کا استعمال کیا۔ آدمی کے خدا کے فرزند ہونیکے بارے میں انجیل سے کئی آیات پیش کرکے فرزند کے معنی فرمانبردار کے بتائے۔ انسان کا اپنے سن بلوغت کو پہنچکر حکم الٰہی کا پابند ہونا لازم بتایا۔ اسکے متعلق اس قسم کی کچھ نصیحت کی کہ انسان کو نیکی کے عمل کرنیکے لئے انجیل اور بدی کے کام کے لئے ڈھیل یعنی سستی چاہئے۔ آدم کے ممنوعہ پھل کھانیکا کچھ مختصر ذکر کیا۔ نیکی وبدی کی پہچان کے درخت کا مطلب عقل وعلم کا درخت بتایا*

دوم۔ نبی کی ضرورت کا بیان کیا۔ اور فرمایا کہ نبی پاک وصاف چاہئے گرو کی ضرورت پر نانک صاحب کی بانی سُنائی:-

جے سو چند وا اوگوے سورج چڑھے ہجار
ایتے چانن ہندیاں گور بن گھور اندھار

محمدؐ صاحب کو تمام نبیوں سے افضل بتایا۔ اور اسکی اُمت کو راہ حق پر ٹھہرایا قرآن کی اکثر آیات پیش کیں*

سوم۔ احکام الٰہی کا ذکر کیا حرام اور حلال شی کی شناخت بتلائی۔ اور فرمایا کہ حرام وہ شی ہے جو اپنے حکم سے غافل کرے۔ قرآن کی آیات اسکے بارے میں سنائیں نشہ والی چیزوں کا بُرا ہونیکا سبب بتایا کہ وہ غفلت پیدا کرتی ہیں۔ اور اسلئے تمام عیبوں کی جڑ ہیں قرآن کی چند آیات دربارہ شراب ونشہ والی چیزوں کے سنائیں نبی اُمی کا کچھ ذکر کیا۔ بڑے فخر کے ساتھ شراب کی مثال ہیجا کے موافق بتائی کہ جسطرح پر شہد کا ڈھال دیتا ہے اسیطرح پر شراب انسان کی تمام طاقتوں کو ذایل کرڈالتی ہے۔ شراب کھیل وتماشے وغیرہ گناہ کبیرہ بتائے۔ محرم ومجرم کی تفسیر عمدہ بتائی۔ ایک دم غافل ہوئی وہ کافر فقیروں کی کہاوت مگر انسان کو ہر وقت خدا کے احکام کیطرف متوجہ رہنے کی ضرورت بتائی*

اسکے بعد محمد صاحب کو نبی مثل موسیٰ ثابت کرنے کی کوشش میں بائبل کی چند آیات کا اقتباس کیا۔ عیسائیوں کی بابت کہا کہ زبانی دعوےٰ کرتے ہیں جو انجیل میں لکھا ہے پر اچھی طرح نہیں چلتے۔ پھر شراب کے نقصانات کیطرف رجوع ہوئے۔ اور فرمایا کہ شراب سے کوئی فایدہ حاصل نہیں ہوسکتا

نقصان ہی نقصان ہے نہ دولت رہے نہ عزت رہے اور صحت قایم رہے۔ بلکہ معدہ ضعیف ہو جاتا ہے۔ پس نعوذ ہو وہ چیز جس سے اتنے نقصان ہوں اور فایدہ کچھ نہ ہو۔ اگر کوئی اس سے فایدہ سمجھے وہ سخت غلطی پر ہے۔ انسان تین چیزوں کا خواہشمند ہے۔ (۱) دولت (۲) اولاد (۳) عمل یعنی نجات حاصل کرنا۔ ابھی یہہ ذکر کر ہی رہے تھے۔ کہ پریزیڈنٹ صاحب نے فرمایا کہ وقت پورا ہو گیا۔ اور لیکچرار صاحب فوراً چھوڑ چھاڑ اٹھ کھڑے ہوگئے۔ اور مجلس برخاست ہو گئی ◆

لیکچر کے اختصار کو ہدیہ ناظرین کر کے اسپر بدون اپنی رائے ظاہر کرنے کے چھوڑ دیتا ہوں اُمید ہے کہ ناظرین اسکو پڑھکر اپنی رائے خود قایم کرینگے۔ لیکن صرف اتنا کہنا مناسب سمجھتا ہوں کہ لیکچرار صاحب نے نفس مضمون پر جو خاص موقعہ اس مجلس کیطرف سے مقرر ہوا تھا بہت کچھ نہ کہا پر برعکس اسکے اور اور باتوں کا ذکر بہت لائے جو اُسوقت کیواسطے بالکل بے موقعہ تھا۔ آپ نے ایک لمبا چوڑا مضمون لکھ رکھا تھا کہ جس میں سے پڑھکر سناتے رہے اور جو کچھ سُنایا صرف اُسکا دسواں حصہ ہوگا۔ مولوی صاحب محمدی مذہب میں بڑے سرگرم ہیں اور بہت متعصب معلوم ہوتے ہیں۔ مذہب آپ کا شیعہ ہے۔ اس لیکچر میں دین محمدی کے ثابت کرنے کی بڑی کوشش کی۔ آپ بائبل سے بھی واقف معلوم ہوتے ہیں۔ کیونکہ اس درس میں بائبل کی کم از کم ۳۰ آیات حرف بحرف کا اقتباس کیا۔ افسوس کہ نجات کے بارے میں اُنسے کچھ نہ سُنا ◆

راقم۔ حاضرین میں سے ایک

دلی آرام

اے تم لوگو جو تھکے اور بڑے بوجھ سے دبے ہو سب میرے پاس آؤ کہ میں تمہیں آرام دونگا۔ متی ۱۱-۲۸ ◆

اے ناظرین یہہ میٹھی اور شیریں آواز کس کی ہے؟ - یہہ بے آرام دل کو چین غمزدہ کو تسلی - ناامید کو اُمید اور بیکس کو سہارا دینے والی صدا کس مہربان کی ہے؟ - کیا آپ کے کان میں یہہ فرحت بخش آواز کبھی آئی ہے؟ - اگر آئی ہو تو کیا آپ کا دل اُسکا شنوا ہوا ہے؟ - کیا آپنے اس گناہ کے عالم میں گناہوں کی زیرباری سے تھک کر اور بار عصیاں سے زیر بار ہو کر اپنی حالت زار سے گھبرا کر خلاصی کی جستجو میں ہو کر اور رہائی کا طالب بنکر اس تسلی بخش آواز دینیوالے کی بابت دریافت کیا ہے؟ - کیا آپکے دل میں اس مُدعی کے دعوے کا ثبوت ہو چکا ہے - اور آپ کے ایمان کا لنگر اس چٹان پر جو زمانوں کا چٹان ہے قایم ہوا ہے؟ - اور کیا اپنے گناہوں سے توبہ کر کے اور دست بردار ہو کر اس چشمہ فیض سے فیضیاب ہو کر دلی آرام جو گنہگاروں کو ہرگز نصیب نہیں حاصل کیا ہے؟ - کیا آپ کے دل کو عاقبت کے اندیشے اور دوزخ کے عذاب سے جس سے کہ ہر ایک گنہگار کا دل دھڑکتا ہے بے پروائی حاصل ہوئی ہے اور آپکا خدشہ جاتا رہا ہے؟ اور کیا آپ نے روح کا بیانہ حاصل کر کے بہشت کی اُمید کو پالیا ہے اور اب ہمیشہ کی زندگی کے لئے متیقن ہوگئے ہو؟ - اگر ان تمام باتوں کے جواب میں آپ **ہاں** کہہ سکتے ہو تو درحقیقت مبارک ہو۔ کیونکہ گناہ اور بُرائی سے چھٹکر اور دوزخ کے عذاب سے رہائی پاکر ہمیشہ کی زندگی کے لایق ٹھہرے ہو۔ لیکن اگر ابھی تک آپ کی طرف سے انکا جواب نفی ہے تو اے پیارے ناظرین میں جو ان تمام باتوں کو دریافت کر چکا ہوں اور دلی آرام کا لطف اٹھا چکا ہوں یہہ چند سطریں صرف آپ ہی کی خاطر لکھتا ہوں۔ اس اُمید پر کہ آپکے بے آرام دل کو بھی آرام حاصل ہو۔ اظہر من الشمس ہے کہ ہر انسان کے دل کی تختی پر یہہ لکھا ہوا ہے کہ نیکی کرنا موجب جزا اور بدی کرنا مستوجب سزا ہے۔ یا دوسرے لفظوں میں یوں کہو کہ احکام الٰہی کا بجالانا سبب صواب کا اور اُسکے حکموں کی عدولی باعث عذاب کا ہے ◆

جب قادر مطلق خالق و مالک کون و مکان نے آدم کو پاک و صاف بنایا تھا اُسکو زندگی کی تمام برکتیں حاصل تھیں پر افسوس کہ اُسنے حکم عدولی کی اور اُن برکتوں کو کھو دیا۔ اور سرکشی کے سبب سے وہ پہلا آدمی بسبب گناہ کے تکلیف اور دُکھ کا آشنا بنا۔ اور اگرچہ اُسکے گناہ کی سزا موت تھی تاہم رحیم خدا نے اپنے احکام و بلکہ اُسکو فرصت عمر کی بخشی اور توبہ اور معافی کی جگہہ چھوڑی۔ اور اسیطرح بر کل بنی آدم کا بھی یہہ ہی حصہ ہے۔ اگر انسان خدا کی شریعت کو جو اُسنے بنی آدم کے لئے عنایت فرمائی جسکو دس احکام کہتے ہیں یا اخلاقی شرع جو سب لوگوں کے دلوں میں ثبت ہے پورے طور پر عمل میں لاوے تو از سر نو زندگی کی تمام برکتیں حاصل کر سکتا ہے لیکن اگر انمیں قاصر رہے تو مستوجب سزا کا ٹھہریگا۔ اسکو عہد عمل کہتے ہیں اس عہد عمل پر چلنا از حد مشکل ہو گیا ہے۔ کیونکہ بسبب گناہ کے انسان کا دل ناپاک ہو گیا اور پاک خدا کی مرضی کو بجالانا اسکے لئے از حد مشکل بلکہ ناممکن ہو گیا ہے۔ افسوس کہ بیشمار لوگ اس مشکل بلکہ ناممکن کام کے کرنے کا دم بھرتے ہوئے اپنی بیش قیمت جانوں کو ناحق کھو ڈالتے ہیں۔ شریعت کی تکمیل آدمی کے لئے بسبب گناہ کے ایک بڑا بوجھ ہو گئی ہے کہ جسکو وہ اٹھا نہیں سکتا بلکہ بالکل اسکے نیچے دبا ہوا ہے۔ یہہ ٹھیک ایسا ہے کہ جیسے کسی شخص کو طاقت نہیں کہ ایک من بوجھ اٹھا دے پر دس من اُسکے سر پر رکھا جاوے اور وہ بیمار بھی ہووے تو کیا وہ اُسکو اٹھا سکیگا؟ نہیں ہرگز نہیں۔ ایسا ہی بوجھ شریعت کا ہے جسکو کوئی بھی بشر اٹھا نہیں سکتا تھوڑی سی سوچ و فکر والا بھی ضرور اس بات کو تسلیم کریگا۔ تو پھر اے ناظرین کیا آپ شریعت کا بھاری بوجھ اٹھا سکتے ہو؟ -

کیا آپ اس سے تھک نہیں گئے ہو؟ اگر یہہ حال ہے تو اس نا اُمیدی میں ایک اُمید ہے جو گنہگار کو ملتی ہے کہ خدا کا کلام مجسم ہوا اور فضل اور راستی سے بھرپور ہو کر ہمارے درمیان رہا۔ اور اب جو اُس پر ایمان لاوے وہ ہلاک نہ ہو بلکہ ہمیشہ کی زندگی پاوے۔ اس مضمون کی سرخی اُسی نجات دہندہ کی دلکش اور تسلی بخش آواز ہے جس نے گنہگاروں کے عوض اپنی جان قربان کردی۔ اور شریعت کو پورا کرکے عدل میں رحمت کی راہ گنہگاروں کیلئے کھولدی اسلئے اب وہ تمام لوگوں کو خواہ کسی فرقے یا بابت کے ہوں اس بوجھ سے چھڑانے کے لئے بلاتا ہے۔ ہاں وہ گنہگاروں کو گناہ سے موت سے دوزخ سے اور خدا کی لعنت سے رہائی دینے کیواسطے باآواز بلند پکارکے بلاتا ہے۔ تم تھکے ہوئے ہو میں تمکو آرام دونگا۔ صرف آؤ۔ یہہ آرام اس دنیا کی چندروزہ زندگی کا بیقیام آرام نہیں بلکہ یہہ روح کا ابدی آرام ہے جو لازوال ہے۔ جو اس سے غافل رہے اُسکا خون اُسکی گردن پر۔ نجات کا دروازہ کھلا ہے سب کچھ تیار ہے۔ کچھ دیر نہیں۔ صرف آپکی دیر ہے۔ آؤ اور نجات مُفت لیلو۔ دل کا آرام جو دنیا کی عیش و عشرت۔ عزت و دولت مال وغیرہ کسی شے سے حاصل نہیں ہوسکتا۔ اب اس وقت زندگی کے مالک سے ملتا ہے جو ہاتھ پھیلائے ہوئے ہم تم سب کو پیار سے بلاتا ہے۔ اپنے فایدے کے واسطے نہیں بلکہ ہمارے فایدے کیواسطے۔ اب یہہ آواز دھیمی حلیم۔ اور پیاری۔ اور ترس کی آواز ہے لیکن کبتک؟ آپ کے لئے جبتک کہ آپ کا دم قایم ہے دُنیا کے لئے جبتک کہ یہہ آسمان اور زمین برقرار ہیں لیکن وقت مقررہ کے بعد جبکہ آپ کا سفر یہاں ختم ہوجاویگا اور موت کا سمن مل جاویگا یہہ آواز پھر سنائی نہ دیگی۔ اور دُنیا کو بھی نہ سننے میں آویگی۔ کیونکہ عناصر جلکر گداز ہوجاوینگے۔ اسوقت کے بعد یہہ آواز دہندہ عدالت کے تخت پر بیٹھ جاویگا۔ اور یہی آواز کے نہ سننے والوں کو جنہوں نے سُنکر اپنے کان بھاری اور دل موٹے کرلئے سخت اور خوفناک آواز سے فتویٰ دوزخ کا دیگا ✦

اے ناظرین وقت کو غنیمت سمجھکر اس ناپائیدار زندگی کو ہیچ و پوچ جانکر آیندہ زندگی۔ اسکی برکتوں اور دلی آرام اور روح کے اطمینان کو حاصل کرنے کے لئے اس آواز کے شنوا ہو جو کہتی ہے؟ اے تم لوگو جو تھکے اور بڑے بوجھ سے دبے ہو سب میرے پاس آؤ کہ میں تمہیں آرام دونگا ✦

راقم سی۔ ایچ۔ لیوک ہیڈ ماسٹر مشن سکول

چنبہ

سلطنت روس میں جلاوطنی کا ظالمانہ انتظام

آج کل وہ زمانہ ہے کہ ایک ملک کو دوسرے کی حالات کی خبر رہتی ہے اور اگر نہ ہو تو شوق سے کسی نکسی طرح دریافت کرنے کی کوشش کیجاتی ہے۔ روسی سلطنت ایسی سلطنت ہے جسکی حالات کی خبر ہمارے ملک کے لئے ضروری معلوم ہوتی ہے۔ اُسمیں جلاوطنی کرنیکا طریق حیرت انگیز ظلم پر مبنی ہے۔ اور یہہ ظلم گورنمنٹ روس کی طرف سے جاری کیا ہوا ہے۔ سیکڑوں اور ہزاروں ہر سال ملک روس کے علاقہ سائبیریا میں جلاوطن کئے جاتے ہیں۔ ایک امریکن سیاح جارج کےنن صاحب نے وہاں جاکر جلاوطنی کے قانون اور جلاوطنوں کے احوال زندگی کی بابت سینچری میگزین بابت ۱۸۸۹ء بہ
The Century Magazine
میں بہت واقعی حالات اس جلاوطنی کے لکھے ہیں۔ صاحب موصوف کے بیان میں سے کچھ احوال مختصر ہم اہل ہند کی واقفی کے واسطے نورافشاں میں درج کیا کرینگے ✦

کےنن صاحب لکھتے ہیں کہ اس مضمون میں ملکی مجرموں کی زندگی کی بابت جسقدر واقعات اکٹھے ہوسکتے ہیں کرتا ہوں ✦

جلاوطنی کے بواعث

"ناقابل اعتبار" روسی باشندوں کا حکمًا اور بلا تحقیقات سائبیریا کو بھیجا جانا الگزنڈر ثانی کی سلطنت کے پچھلے سالو میں عام ہوگیا۔ اس سے پہلے جلاوطنی کبھی کبھی اسلئے عمل میں آتی تھی کہ وہ نفرتی لوگوں سے آزاد ہوجانیکا سہل طریقہ تھا۔ لیکن ۱۸۷۸ء اور ۱۸۷۹ء میں جب پولیس اور ظالم حکام میں جھگڑا گرم اور تند ہوا تو جلاوطنی انتظامی حکم کے ذریعہ سے عام بات ہوگئی۔ (۱) جو لوگ آزاد خیالوں والے معلوم ہوتے یا وے جو بغاوتی تحریک کے ہمدرد خیال کئے جاتے تھے وے سب سائبیریا میں بھیجے جاتے تھے۔ (۲) اگر پولیس ممنوعہ کتابیں یا
Messenger of the
will of the people.
کی جلدیں کسی جوان آدمی کے گھر میں پاوے تو یہہ بات اسکی جلاوطنی کے لئے کافی وجہ سمجھی جاتی تھی۔ (۳) اگر کسی پُرجوش تعلیم یافتہ کے دل میں ادنیٰ لوگوں کو سرفراز کرنیکی خواہش آوے اور سینٹ پیٹرس برگ کی نواحی میں کاریگروں کے لئے رات کا سکول کھولے تو وہ "انتظامی حکم" سے سائبیریا کو بھیجا جاتا تھا۔ (۴) اگر بارہ یا زیادہ آدمی اکٹھے شبہے میں اچانک پکڑے گئے ہوں تو اُنکے نام پولیس کے دفتر میں "ناقابل اعتبار" لوگوں والی فہرست میں لکھے جاتے تھے۔ اور پھر جب گورنمنٹ کو ضرور معلوم ہوا کہ امن عامہ کی حفاظت کے لئے زیادہ تر سخت ذریعے استعمال کرے تو یہہ کمبخت جوان آدمی اور عورتیں جو شاید ہربرٹ سپنسر یا جان سٹوارٹ مل صاحبان

کی تصنیفات کو پڑھنے اور بحث کرنے کے لئے جمع ہوئے ہوں۔ گرفتار ہو کر اور مفسد قرار دئے جا کر سائبیریا کو بھیجے گئے۔ باغیوں کے دوست اور رشتہ دار بھی ساتھ ہی جلاوطن کئے جاتے ہیں اور الگزنڈر ثانی کے قتل کئے جانے سے بہت عرصہ پہلے چھ سو یا آٹھ سو جوان لوگ ہر فرقہ اور ہر درجہ میں سے پولیس کے جال سے جیلخانوں میں کھینچے گئے۔ اور وہاں سے بلاتحقیقات "انتظامی حکم" سے سائبیریا میں بھیجے گئے تھے۔ ۱۸۸۱ء کے تمام ہونے سے پہلے مغربی سائبیریا میں کوئی شہر یا گاؤں نہ تھا جسمیں ایسے جلاوطن کئے ہوئے لوگ نہ تھے ٭

جلاوطنوں کی حکومت کے لئے کوئی قانون نہ تھا!!!

قانون کا نہ ہونا ظلم اور اندھیر کی دلیل ہے۔ فی الحال اُسوقت اُن جلاوطنوں کی حکومت کے لئے کوئی قاعدہ اور قانون نہ تھے۔ "انتظامی حکم" سے جلاوطن کرنا ایک طرح سے از خود ایک جائز بندوبست ہو گیا تھا۔ مگر ایسا بندوبست نہ تھا جسکا دستور العمل قانون سازوں کے آئین کی رُو سے کیا گیا ہو لیکن ذاتی اغراض سے عمل میں لایا گیا تھا۔ اس "انتظامی حکم" سے کوئی شخص سائبیریا میں ایک یا دس برس یا عمر بھر کے لئے جلاوطن کیا جا سکتا تھا۔ خواہ وہ ارتش کے نہایت گرم جھلسانے والے میدانوں میں بھیجا جاوے۔ خواہ یاکتسک کے برفانی جنگل میں۔ بہت صورتوں میں اسکی حالت ایک مجرم کی حالت سے بدتر ہوتی تھی۔ مجرم جانتا ہے کہ کب تک اور کس لئے اُسے دُکھ ہوا۔ اُسکی حالت قانون کے رُو سے صاف طور سے ٹھہرائی گئی۔ اور قانون اسکی اُس وحشی بدسلوکی سے جو سائبیریا کے ادنیٰ افسر اُسپر کرتے کسیقدر حفاظت کرتا ہے۔ لیکن حکماً جلاوطن کیا ہوا آدمی اس قسم کی حفاظت نہیں پاتا۔ وہ قانون مروجہ کے احاطہ سے بالکل باہر تھا۔ اسکی جلاوطنی کی میعاد مقرر نہیں کیجاتی تھی۔ بلکہ حکام کی مرضی پر غیر معین وقت تک بڑھائی جا سکتی تھی۔ خواہ وہ باشندہ ہو خواہ مجرم مگر اسکے حقوق تحقیق کے قابل نہ تھے۔ اور اُسکو کوئی ذریعہ یہہ معلوم کرنیکا نہ تھا کہ افسر لوگ اسکے ساتھ اپنے اختیار کے مطابق یا اختیار سے بڑھکر سلوک کرتے تھے یا نہیں۔ اسکی نسبت اُنکے اختیار پر جو رُکاوٹیں تھیں وہ صرف وہ پوشیدہ ہدایت نامے تھے جو کبھی کبھی منسٹر آف دی انٹی ری ار (Minister of the Interior.) کیطرف سے اُنکو ملا کرتے تھے۔ یہہ رُکاوٹیں بھی برائے نام تھیں بلکہ یہہ ہدایت نامے اکثر باہم برخلاف ہوتے تھے رنگارنگ کے مقدمات کے واسطے جو اُٹھتے رہتے تھے انمیں کچھ تدارک نہ ہوتا تھا۔ اور خاص جگہہ کے حاکم جب تک میں ہوتے تو اپنی سمجھ کے موافق کرتے تھے۔ اور اگر دق یا غصہ ہو جاتے تو اُن ہدایت ناموں کی بالکل پروا نہ کرتے تھے۔ ایسے حال کا ذاتی نتیجہ گڑبڑی۔ بےترتیبی اور ظلم تھا۔ ایک جلاوطن لوگوں کو پولیس سٹیشن پر ہر روز حاضر ہونا پڑتا تھا۔ ایک کتاب میں اپنے دستخط کرنے پڑتے تھے۔ اور بذات خود رپورٹ دینی پڑتی تھی۔ دوسری جگہہ وے ہمیشہ ذلیل طور سے نظر بند کئے جاتے تھے۔ اور اسمیں اسبات کا خیال نہ کیا جاتا تھا کہ جوان عورتوں کے سونے کے کمرے علیحدہ ہوں۔ جوان عورتوں کی خوابگاہوں کے پردہ وار کی کچھ بھی پروا نہ کیجاتی تھی۔ ایک حاکم انہیں اجازت دیتا ہے کہ طبابت سکھلا کے یا کرکے کچھ پیسہ کماویں اور دوسرا اُنہیں فقط ایک گیت سکھانے یا قونائین کی ایک خوراک دینے کے سبب سے قید کر دیتا ہے۔ اُسٹ کے نوکا سک Ust Kameno Gorok میں جلاوطن کیا ہوا شخص اپنی جلاوطنی کی جگہہ سے ۲ یا ۳ وسٹ چلا جاوے اور اُسکو خبر کی بھی نہ ملے جبکہ ایشیم میں بھیجا ہوا جلاوطن اگر صرف دو سو گز تک جنگل میں سیر کو نکلنے کو جاوے تو وہ صوبہ یاکتسک کے (oolooses) میں بھیجا جاتا ہے۔ ہر کہیں اختلاف اور بےترتیبی اور نافہمی جاری تھیں۔

جلاوطنوں کے انتظام کے لئے قانون کا بنایا جانا

۱۸۸۱ء تک یہی حال رہا۔ اُسوقت زار نے اُن تمام لوگوں کے لئے ایک قوانین کی کتاب منظور کی جو پولیس کی زیر حراست اپنے گھروں میں یا جلاوطنی میں رہتے تھے میرا ارادہ ہے کہ اُس قانون کی کتاب کی نظرثانی کروں اور پھر چیدہ نظیروں سے واضح کروں کہ سائبیریا کے جلاوطنوں کی زندگی پر اُس کا کیا اثر ہے۔ اُس مجموعہ میں چالیس دفعات ہیں۔ اور اسکے کل پانچ گنجان چھپے ہوئے صفحے ہیں۔ اسمیں عجیب معاملہ یہہ ہے کہ گو اسکی شرطیں جلاوطنوں کیواسطے ہیں مگر اسمیں کہیں لفظ جلاوطن یا سائبیریا کا موجود نہیں ہے معلوم ہوتا ہے کہ اس مجموعہ کا مُصنّف اسبات کو صاف اور صریح طور پر ظاہر کرنے سے شرمایا کہ یہہ قواعد اُن آدمیوں اور عورتوں کی حکومت کے لئے ہیں جو اپنے گھروں سے جُدا کئے جا کر بلاتحقیقات سائبیریا کے انتہائی حصّوں میں جلاوطن کئے گئے یا کئے جاویں ٭ (باقی دارد)

راقم۔ (پادری) جی ایل ٹھاکرداس

کارسپانڈنس

کیفیت سفر

۱۸۔ اکتوبر سنہ رواں۔ یہہ مبارک سبت کا دن جو آج یہاں کے مسیحی بھائیوں کے ساتھ دُعا و ثنا کرنے اور اُرجائیں کلام سُنانے کے لئے مجھے میسّر ہوا تاوم زیست

یادگار رہیگا۔ یہہ پہلی دفعہ ہو کہ اس شہر میں مجھے ایسا موقع ملا کہ دیسی و ولایتی مسیحی مردوں اور عورتوں کی جماعت میں اپنے خداوند اور نجات دینے والے مسیح کی خوبیوں اور نجات بخش قدرت پر اپنے ذاتی تجربہ۔ اور باطنی اطمینان و مسرت کا اظہار کروں۔ کہ اُسنے کیسا بڑا فضل ہم لوگوں پر کرکے مختلف قوموں میں سے چنکر اپنے نام کے لئے ہمیں ایک مسیحی قوم اور کلیسیا میں شامل کرلیا ہو۔ کہ ہندوستان کے ہر ایک شہر میں اُسکے نام کی گواہی دیں۔ گو کہ ہم لوگ مختلف سوسیٹیوں کے ساتھ شرکت رکھنے کے باعث بپٹسٹ۔ پرسبٹیرین۔ میتھوڈسٹ وغیرہ کہلاتے۔ لیکن سب کے سب مسیحی کہلاتے۔ اور ایک ہی سچے نجات دہندہ پر ایمان رکھنے میں فخر اور خوشی حاصل کرتے ہیں۔ میرے معزز مسیحی میزبان ریورنڈ امام مسیح صاحب نے۔ جنکی آج گرجا میں وعظ کرنیکی باری تھی کل رات مجھکو فرمایا کہ میں کچھ بیان مسیحی نجات کا اُنکی عوض لوگوں کے سامنے کروں۔ اس فرمایش کو مینے شکرگذاری کے ساتھ منظور کیا۔ میں اگرچہ اس خدمت کے لئے تیار نہ تھا اور نہیں جانتا تھا کہ کس مقصد پر بیان کروں۔ لیکن مینے اپنی چارپائی کے پاس گھٹنے ٹیک کر دُعا مانگی۔ کہ خداوند مجھکو وعظ کرنیکے لئے مضمون وہیں عنایت کرے۔ اور صبح کو بائبل کھول کر یوحنا کی انجیل کے ۱۰ باب کی ۲۴۔ آیت میں نے پائی جسمیں لکھا ہو کہ "تب یہودیوں نے اُسے (مسیح کو) آگھیرا اور اُس سے کہا کہ تو کبتک ہمارے دل کو اودھر میں رکھیگا۔ اگر تو مسیح ہو تو ہم کو صاف کہدے" پس اسی آیت کی سند پر آج صبح کے ۱۱ بجے مینے شہر کے گرجا میں۔ جو بازار چاندنی چوک میں متصل دہلی بینک نہایت عمدہ موقعہ پر واقع ہو بیان کیا۔ اور جماعت مسیحی نے جسمیں قریب ایک سو مرد۔ عورتیں۔ اور بورڈنگ کے مسیحی لڑکے لڑکیاں شامل تھے بدلچسپی و توجہ تمام سُنا۔ یہہ انتظام اور طریقہ قابل پسند تھا کہ بورڈنگ کے سب مسیحی لڑکے گرجا میں جانیکے لئے صاف وستھرے کپڑے پہنکر بورڈنگ کے وسیع صحن میں صف بستہ ہوکر کھڑے ہوئے۔ اور قبل کوئیک مارچ کا حکم ملنے کے ہم آواز ہوکر ایک گیت "عیسیٰ کی ستایش ہو" سبھوں نے گایا۔ اور گیت ختم کرکے بہ سنجیدگی چپ چاپ قطار باندھے ہوئے گرجا کیطرف روانہ ہوئے جہاں پہنچکر گرجا کے دروازہ کے سامنے برابر کھڑے رہکر ایک گیت بہدایت ریورنڈ امام مسیح صاحب پھر گایا۔ اور بازار کے بہت ہندو مسلمان سننے کو فراہم ہوگئے۔ گیت ختم ہونے پر حاضرین کو گرجا کے اندر چلکر بیٹھنے اور کلام سُننے کے لئے دعوت کی گئی۔ اور بہت غیر مسیحی اشخاص پچھلی بنچوں پر آکر بیٹھ گئے۔ گرجا ایک نفیس اور خوش قطع وسیع عمارت ہو جو واقعی اس شہر کے لئے زینت و موزوں ہو۔ ابتدائی گیت اور دُعا کے بعد پادری امام مسیح صاحب نے مجھکو جماعت سے گویا انٹروڈیوس کرانیکے لئے چند کلمے بطریق تمہید فرمائے اور اسکے بعد مینے لوقا کے ۴ باب کی ۱۴۔ آیت سے ۲۰ تک پڑھکر۔ قریب پون گھنٹہ تک خداوند کی سچائی اور یہودیوں اور اہل دُنیا کی اُسکی نسبت غیر مطمئین حالت۔ اور اُن کے دلوں کے اُسکی بابت اودھر میں رہنے کا بیان کیا۔ جماعت سنجیدہ اور مودب اور کلام سننے کے لئے ہمہ تن گوش و دل متوجہ معلوم ہوتی تھی۔ اور میں مطمئین تھا کہ حاضرین میری ہندوستانی مادری زبان کے سننے سمجھنے اور بولنے والے تھے۔ گانے کا انتظام البتہ یہاں بھی عمدہ اور باقاعدہ نہیں تھا۔ اور گرجا میں کوئی ولایتی یا دیسی باجہ مختلف آہنگ اور متفرق سُروں کا نقص چھپانے کے لئے مستعمل تھا۔ گانا جو مسیحی عبادت کا ایک جزو اعظم ہو۔ چاہئے۔ بلکہ ضرور ہو۔ کہ باقاعدہ اور خوش الحانی۔ و ہم آہنگی کے ساتھ ہندوستانی مسیحی جماعتوں میں مروج و مستعمل ہو۔ امید ہو کہ ہمارے نوجوان مسیحی لڑکے اور لڑکیاں اس علم موسیقی کے حاصل کرنے اور خدا کی ستایش و حمد گانے بجانے کے لئے باجا بجانے کو زیادہ لائق بنانے میں غیر اقوام سے پیچھے نہ رہینگے۔ اور "مزامیر کے اچھے گانیوالے" کے ہم آواز ہوکے بستعدی تمام کہینگے "جاگ اسی میں اور ربط کہ میں ضرور سے جاگونگا"۔

۱۹۔ اکتوبر کو دہلی سے روانہ ہوکے صبح الخیر ریواڑی پہنچا۔ اور صبح کو ایس۔ پی۔ جی مشن کے مسیحی بھائیوں کے ساتھ دُعا میں شریک ہوا۔ پادری ولیم صاحب میرے پہنچنے سے ایک روز پہلے بھوانی کو تشریف لے گئے۔ لہذا اُنکی ملاقات سے محروم رہا۔ ریواڑی میں صرف اسی مشن کا کام جاری ہو۔ جماعت مختصر ہو۔ نماز ختم ہونے کے بعد مس پارسن صاحبہ اور مسٹر حمید الدین صاحب کیٹی کسٹ سے ملاقات ہوئی۔ میں افسوس کرتا ہوں کہ ریواڑی میں زیادہ ٹھہرنے اور مشن کا کام دیکھنے یا وہاں کے حالات معلوم کرنیکا موقع مجھے نہیں ملا۔ اور ۲ بجے ڈاک گاڑی میں سوار ہوکے صبح الخیر ساڑھے چار بجے الور میں پہنچا۔ سٹیشن پر مسٹر برنباس ہیڈ ماسٹر مشن ہائی سکول اور پنڈت راما صاحب موجود تھے اور میں اُنکے ہمراہ مسٹر ولیمس کیٹی کسٹ کے مکان پر آیا اور اتوار تک یہاں مقیم ہونگا۔ میرے قدیم عنایت فرما پادری فرنسس اشکرافٹ صاحب اور جان سیکنس صاحب بڑے اخلاق و مسیحانہ محبت سے پیش آئے۔ اور آج بدھ کے پریئر میٹنگ میں۔ اور آنیوالے اتوار کو گرجا میں وعظ کرنے کے لئے مجھے فرمایا ہے۔

اس سفر میں مجھکو اُن مستقل ایمان والے مسیحی مردوں اور عورتوں سے ملنے کا اتفاق ہوا۔ کہ جنکی باتیں سُنکر میرے مسیحی ایمان کو زیادہ تقویت حاصل ہوئی اور بعض ایسے اشخاص کو بھی سنا جنہوں نے مسیح خداوند کے ایمان کی ناؤ کو توڑ کر طریق ہلاکت میں چلنا پسند کیا۔ اور یاناس اور یمبراس کی مانند سچائی کی مخالفت پر کمربستہ ہیں۔ الور میں ایک شخص جو رومن کیتھولک لوگوں میں سے مشن کے مسیحیوں میں آکر شامل ہوگیا تھا اپنی مطلب براری میں مایوس ہوکر محمدی ہوگیا اور سنا ہو کہ وہ اب

مسیحیت کے خلاف منادی کرتا ہے۔ ایک نوجوان پنڈت جو چند عرصہ تک مشن سکول میں ہندی ٹیچر رہا اور کسیوجہہ سے ملازمت سے علیحدہ کر دیا گیا تھا اپنے کو آریہ ظاہر کر کے مسیحیوں اور مسیحیت کی مخالفت میں وعظ کیا کرتا ہے۔ آریہ سماج اور اسکے حالات اور تعلیمات سے اکثر کے لوگ بالکل ناواقف ہیں مشن کا کام اگرچہ آہستہ رو ہے لیکن یقینی ہے۔ اور انجیلی کارگذار اپنے اپنے کاموں کو صبر اور اطمینان کے ساتھ انجام دے رہے ہیں +

نبی بخش فریبی جسکا ذکر اور حلیہ ۲۴ دسمبر کے نور افشاں میں شایع ہوا۔ یہاں پکڑا گیا اور پادری اشکرافٹ صاحب نے اسکو حدیہ کے مطابق پا کر پولیس کے سپرد کر دیا ہے۔ اور حالات میں ہے۔ اگر کوئی مقدمہ کی پیروی نہ کریگا تو یقین ہے کہ اسکو کسیقدر گوشمالی اور تہدید کے بعد چھوڑ دیا جائیگا اور جو چٹھی مس پارسلی صاحبہ کی اُسکے پاس ہے صاحب موصوف نے پولیس کو اسکے واپس لینے کے واسطے فرمایا ہے۔ کیونکہ چٹھی کے ذریعہ مشنریوں کو فریب دیتا اور ٹھگتا پھرتا ہے +

(باقی پھر)　　حسن علی سفیر

از مشن بنگلہ نصیر آباد

افسوس صد افسوس۔ مسیح الدین مولوی نجیب اللہ ساکن اعظم گڈھ کے بھائی نے ۱۵ مارچ ۱۹۰۱ء کو نصیر آباد میں جیمس صاحب پادری سے بپتسمہ پایا جسکا حال ماہ مذکور کے پرچہ میں درج ہے اس شخص نے آجتک نہایت خوش اعتقادی اور محبت سے عمر عزیز کو بسر کیا۔ ۱۵ ستمبر کو بعارضہ اسہال مبتلا ہوا۔ بیس دن بجوش سے دست آتے رہے درمیان میں کچھ افاقہ بھی ہو گیا تھا۔ اسواسطے بہ تبدیل آب ہوا بیاور بھیجا گیا بجائے تخفیف ترقی ظہور میں آئی۔ آج ۱۲۔ اکتوبر ۱۹۰۱ء بروز بدھ چار بجے صبح کو جہان فانی سے

عالم جاودانی کیطرف راستہ لیا عربی فارسی میں ذی استعداد تھا پادری صاحب کو از حد رنج ہے خدا وند خدا صبر عطا فرماوے +

واقعات و رائیں

شاہ ایران کی نسبت ڈاک ولایت سے

ایک عجیب خبر آئی ہے۔ وہ یہہ کہ خدا نے انکو ایک اور بیٹا بیٹا یا ۲۱ برس کا جوان بیٹا عطا کیا۔ یہہ لڑکا دہقانی لباس پہنے ہوئے ایران میں آیا۔ کچھ دن ادھر اُدھر بھٹک کر محل شاہی کے روبرو آیا اور دربانوں سے کہا کہ میں شہزادہ ہوں مجھے اندر جانے دو۔ اُن لوگوں نے حقیر صورت سے خیال کیا کہ یہہ کوئی پاگل ہے۔ دھتکار کر ہٹاتے تھے کہ اُسنے کہا دیکھو پچھتاؤ گے۔ ڈیوڑھی کے لوگ جمع ہو گئے اُسنے ماجرا یوں عرض کیا کہ اکیس بائیس سال ہوئے ہیں جبکہ شاہ کجکلاہ کربلا شریف کی زیارت کو تشریف لے گئے تھے۔ واپسی کے وقت وہ ہمارے گانوں میں اُترے۔ میری والدہ ان دنوں نوجوان حسین تھیں۔ شاہ نے اسکو دیکھکر پسند کیا اور اسکی آنکھیں بہت بھائیں۔ انہوں نے اسکے ساتھ "صیغہ" کیا جو عارضی عقد ہوتا ہے۔ اور اس سے فرمایا کہ اگر لڑکا پیدا ہوگا تو اسکو میرے پاس بھیجدینا۔ کچھ نشانیاں بھی عطا کیں اور ایک دستاویز لکھدی وہ سب لیکر میں آیا ہوں۔ خدمتگار لوگ یہہ حکایت سنکر حیران ہوئے۔ اندر خبر کی۔ حکم ہوا کہ آنے دو۔ تب اُسنے بادشاہ کی خدمت میں وہ نشانیاں اور دستاویزیں پیش کیں۔ شاہ نے منظور کیا۔ فرمایا کہ معاملہ سچ ہے۔ یاد آگیا ہے۔ لڑکے کے بشرے بادشاہ سلامت کا خط و خال ملتا تھا اس سے اس بات کی اور تصدیق ہوئی۔ شاہ نے حکم دیا کہ یہہ نوجوان شہزادہ تسلیم کیا جائے۔ چنانچہ اسکے شاہی خورش پوشش اور رہائش کا سامان فوراً مہیا کیا گیا۔ یہہ خبر لنڈن کے اخبار ڈیلی نیوز نے شایع کی ہے۔ معلوم نہیں کہاں تک سچ ہے + عام

پولیس گجرات نے ایک شخص مسمی حیدر کو گرفتار کیا جسکا پیشہ زہر خورانی تھا۔ اُسنے بیان کیا کہ میں نے یہہ پیشہ اپنے استاد کی تعلیم سے اختیار کیا ہے اور وہ لاہور میں رہتا ہے اُسنے بہت سے شاگرد کئے ہیں جو عمدہ طریقے سے زہر خورانی میں تعلیم پاتے ہیں۔ پولیس نے اُسکے اُستاد کو بھی گرفتار کر لیا ہے +

راولپنڈی میں دفتر کمسریٹ سے ایک چک چار ہزار روپیہ کا بنام منسا رام اجرا ہوا۔ یہہ چک ایک شخص مسمی راجی لال کے ہاتھ آیا۔ روپیہ وصول کر کے چمپٹ ہوا۔ منسا رام کی لاعلمی پر راز کھلا۔ تحقیقات شروع ہوئی مقدمہ قایم ہوا۔ راجی لال کو اجلاس مسٹر بیکٹ ڈپٹی کمشنر سے چار سال قید سخت اور ایک سو روپیہ جرمانہ کی سزا دیگئی +

دہلی کا اخبار لکھتا ہے کہ چند دن کی بات ہے۔ کہ مسمی چھیے مل و سالگ رام و پنڈت برج ناتھ ساکن کوچہ پاتی رام۔ رگھناتھ برادر حکیم چندو لال کو نیلم خریدنے کے واسطے جموں لے گئے تھے جنکے پاس تین ہزار روپیہ تھا۔ وہاں جا کر ان تینوں نے اُس سے روپیہ مذکور دھوکہ دیکر چھین لیا۔ اور فوراً دہلی میں آموجود ہوئے۔ بیچارہ رگھناتھ بھی روتا پیٹتا دہلی میں آیا تو اُسنے اُن تینوں کو یہاں پایا۔ فوراً فوجداری میں دعویٰ کیا اس مقدمہ میں جناب رائے ابھے رام صاحب اسسٹنٹ کمشنر دہلی نے ان تینوں کو ایک ایک سال قید اور دو دو سو روپیہ جرمانہ کی سزا دی + عام

کلکتہ کے اخبار نے فرانس کے انصاف کی تعریف کی ہے۔ وہاں رابرٹ نام ایک صاحب نے اپنی عورت کو

دو غیر مردوں کے ساتھ دیکھکر اپنی عورت کو پستول سے مار ڈالا۔ جج اور جوری دونوں نے رابرٹ کو چھوڑ دیا۔ اور اسکی بہادری کی بہت تعریف کی۔ اگر رابرٹ ہندوستانی ہوتا تو پھانسی چڑھ گیا ہوتا +

اسی اخبار (بنگواسی) نے فرانس کے ایک اور انصاف کی خبر لکھی ہی وہ اس سے بھی زیادہ قابل شنید ہی۔ کلکتہ کے پاس چندر نگر شہر فرانسیسیوں کا ہی۔ وہاں ایک نوجوان عورت اپنے خاوند کو چھوڑکر اپنی ماں کے ساتھ رہتی تھی۔ لیکن ماں نے اُسکا رنگ ڈھنگ دیکھکر اُسپر زیادہ حفاظت کی نظر رکھنا شروع کی۔ جوان عورت کو یہہ پسند نہ آیا۔ کہتے ہیں اُسنے اپنے آشناؤں کے ذریعے سے گھر میں آگ لگاکر بڑھیا ماں کو خاکستر کرنے کی کوشش کی۔ لیکن بڑھیا جلنے سے بچ گئی۔ مقدمہ ثبوت ہونے پر جج نے لڑکی کو ایک سال قید کی سزا دی۔ لیکن جب ماں بیٹی دونوں جج کے پاؤں پر گرکر چلا چلاکر رونے لگیں تو جج نے کہا کہ عدالت کا حکم بدل تو نہیں سکتا۔ لیکن تم اپنے ہی مکان میں ایک برس تک قید رہوگی اور اگر اس عرصہ میں اپنی والدہ یا خاوند کو رنجیدہ کروگی یا بدچلنی میں پڑوگی تو جیل میں بھیجدیجاؤگی۔ ہمارے جج ہوتے تو شاید ۱۴ برس سے کم قید نہیں کرتے بلکہ اُسکے ساتھ بامشقت کا لفظ بھی جوڑ دیتے۔ آخرکار جیلخانہ کے چور ڈاکو اور بدمعاشوں میں رہکر وہ اور بھی خراب ہو جاتی والدہ کے مارنے کے لئے قید ہوئی لیکن ماں کی فرمانبرداری کبھی نہ سیکھ سکتی۔ پس اخبار مذکور کہتا ہی کہ ہمارے ججوں کو ابھی فرانس کے حکام انصاف سے بہت کچھ سیکھنا ہی + عام

ہندوستان میں ریلوے کے مسافروں خصوصًا عورت مسافروں پر حملہ کی وارداتیں روز بروز بڑھتی جاتی ہیں۔ کہیں چوریاں ہوتی ہیں۔ کہیں عزت پر اور کہیں عصمت پر حملے کئے جاتے ہیں۔ اسکی نسبت انڈین ایسوسی ایشن نے ایک مفصل عرضداشت گورنمنٹ ہند میں ارسال کی ہی۔ اس عرضداشت میں گورنمنٹ عالیہ کی توجہ اس خرابی کی نسبت زور سے منعطف کی گئی ہی اور چاہا گیا ہی کہ وہ از راہ رعایا پروری اسکے انسداد کی نسبت حکم صادر فرماوے۔ بعض جرایم میں خود ریلوے ملازمین کا حصہ ہوتا ہی اور تب افسران ریلوے بجائے اسکے کہ داد رسی کریں اُن مجرموں کی حمایت کرتے ہیں جس سے علاوہ غفلت کے سراسر الزام عاید ہوتا ہی اور اس قسم کے رویے بجائے اسکے کہ عبرت لیں ملازم لوگ اور بھی بے پرواہ ہو جاتے ہیں اور غریب رعایا کے سر پر آبنتی ہی۔ عرضداشت مذکور میں اس قسم کی وارداتوں کا حوالہ بھی دیا گیا ہی اور اُمید ہی کہ گورنمنٹ ضرور اسپر توجہہ مبذول فرماویگی۔ آخری فقرہ عرضداشت مذکورہ کا یہہ ہی کہ عوام کا یہہ دردناک خیال ہی کہ اکثر مقدمات زنا بالجبر میں جن سے ریلوے ملازموں کا تعلق ہوتا ہی افسران ریلوے اُنکے پوشیدہ رکھنے میں زیادہ ترحصہ لیتے ہیں۔ خواہ اسکی کچھ ہی اصلیت ہو کمیٹی ان معاملات کو اہم نوعیت کے تصور کرکے اپنا فرض منصبی انکی جانب گورنمنٹ کی توجہہ مایل کرنا سمجھتی ہی۔ اور اُمید واثق رکھتی ہی کہ گورنمنٹ آف انڈیا اُنکے فرو کرنیکی تجاویز کریگی + منہ

بقول اخبار عام۔ بمبئی کے اخبار گھر ابرکار کے ایڈیٹر و مالک پر مقدمہ لائیبل کے ارتکاب میں ۳ ماہ قید اور سو روپیہ جرمانہ کی سزا ملی۔ مدعی مسٹر آتے وتی مودک صاحب تھے۔ یہہ ایک سوشیل ریفارمر ہیں۔ انکی نسبت اخبار مذکور نے سخت مزیل حیثیت مضامین شایع کئے۔ جو علاوہ غلط ہونیکے شایستگی کے پایہ سے بھی گرے ہوئے تھے + منہ

مانٹریل (کنیڈا) میں ایک اخبار نویس پر حضور شہزادہ وکٹر کی نسبت لائیبل شایع کرنیکا مقدمہ دایر ہوا۔ حضور شہزادہ صاحب کی نسبت یہہ لکھا تھا کہ حضور ممدوح اوباشوں کے محلہ میں تشریف لے گئے تھے۔ مقدمہ میں ثابت کیا گیا کہ حضور ممدوح ایک دوست سے ملنے کو اُدھر سے گذرے تھے۔ اخبار نویس نے برسر عدالت جرم کا اقبال کیا اور معافی مانگی۔ مجسٹریٹ صاحب نے خوب زور شور سے نکتہ چینی کی لیکن فرمایا۔ کہ چونکہ مستغیث کو سزا دلوانی منظور نہیں ہی اسواسطے ملزم رہا کیا جاتا ہی +

ایک نواب صاحب کے ہاں کوئی کونسلی صاحب ملاقات کو تشریف لے گئے نواب صاحب انگریزی نہیں جانتے تھے اس لحاظ سے کونسلی صاحب نے کارڈ جو بھیجا تو اُردو میں اپنا نام اور نام کے اخیر میں امتیاز کے لئے بارسٹر کا لفظ بھی لکھدیا نواب صاحب انگریزی سے اسقدر ناآشنا تھے کہ ایک لفظ بھی انکو پڑھنا دشوار ہوگیا اُنہوں نے اپنی ذہانت سے اسکو بارشتر پڑھا اور آدمی سے گھبراکر پوچھا یہہ بارشتر کون لایا ہی آدمی نے کہا حضور کونسلی ہیں ولایت سے پڑھکر آئے ہیں نواب صاحب نے کہا کہ جب ہی بارشتر لکھا ہی۔ معلوم ہوتا ہی ایک اونٹ کا بوجھ لادکر لائے ہیں آگے بُلاؤ +

آفتاب پنجاب کا نامہ نگار رقمطراز ہی کہ موضع نرسنگھ رنگ امرتسر میں ایک مذہبی سپاہی پہنچکر دو خاکروب و ایک میراسی و ایک جوان قوم کا بانیہ ہندو ملازم رکھکر بسواری ریل روانہ طرف لودیانہ کے ہوا۔ راستہ میں بمقام پھلور مذہبی سپاہی نے یہہ چالاکی کی کہ جوان بانیہ لڑکے کو معہ ہمراہیان کے اُتارکر ہمراہیان کو اسٹیشن پر چھوڑا۔ اور لڑکے کو جنگل میں لیجاکر شمشیر سے قتل کر دیا۔ اُسکے پاس ایک ہار مہر طلائی و چند زیورات و کچھ نقدی جو تھے لیکر رفوچکر ہوا۔ میراسی دو خاکروب کو اسٹیشن پر کچھ خرچ دیکر واپس موضع نرسنگھ کو کر دیا۔ مسمی گھنیا مل والد جوان بانیہ نے میراسی سے دریافت کیا کہ میرا فرزند

کہاں ہو۔ اُس نے لاعلمی ظاہر کی۔ چنانچہ تھانہ جنڈیالہ میں اطلاع ہونے پر سردار آتما سنگھ صاحب ڈپٹی انسپکٹر پولیس تحقیقات میں مشغول ہوئے صرف ایک دن ہی میں حقیقت کی اصلیت ظاہر ہوگئی۔ لاش مقام بھلور میں بعد ملاحظہ ڈاکٹر صاحب جلائی گئی۔ کچھ مال معہ پارچہ کے ہر سہ اشخاص سے برآمد ہوا۔ مذہبی سپاہی مفرور ہے۔ پولیس امرتسر وجالندھر اُسکی تلاش میں سرگرم ہے*

ایک معزز نامہ نگار لکھتا ہے کہ آجکل کلانور ضلع گورداسپور اور اُسکے گرد ونواح میں چوریوں کا بڑا زور شور ہے۔ کچھ دن کا عرصہ گذرتا ہے کہ موضع لکھس اور اُس کے گرد نواح کے گاؤں میں ایک ہفتہ کے اندر پندرہ چوریاں ہوئیں۔ اس سے لوگوں کے دل میں بہت خوف پیدا ہوگیا تھا۔ ابھی اس واردات کو گذرے دو تین دن ہی گذرے تھے۔ کہ موضع بھنڈال میں ایک ساہوکار کے گھر میں بڑی بھاری چوری ہوئی۔ پھر اسکے بعد کلانور میں بھی دو چوریاں زمینداروں کے گھر میں ہوئیں۔ چوروں نے نمک مرچ تک نہ چھوڑا۔ سب کچھ لے گئے۔ ایک اور زمیندار کے گھر میں چوروں نے نقب لگایا۔ مگر وہ گھر بھوس سفید سے بھرا تھا جب چوروں نے دیکھا۔ کہ کچھ ہاتھ نہ آیا۔ اور محنت رائیگاں گئی۔ جھٹ اسمیں آگ لگادی۔ کل گھر جلکر خاکستر ہوگیا مجرم ابھی گرفتار نہیں ہوئے*

آجکل قصبہ کلانور میں قماربازی کا بڑا چرچا ہے۔ قمارباز برسر بازار قماربازی کرتے ہیں۔ اور اُنکو گرفتار کرنیوالا کوئی نہیں۔ تھانہ دار صاحب کی اسطرف توجہ درکار ہے*

چند روز گذرے ہیں کہ کلانور میں مولوی عبدالحکیم صاحب پروفیسر آودی اَنٹل کالج لاہور اور چند اہل ہنود کے درمیان کسی بنا پر تکرار ہو پڑی۔ جسمیں مولوی صاحب نے یہہ کہا کہ " اے مسلمانوں یہہ ہندو کافر ہیں مارو مارو" اس سے ہندوؤں کو بہت غصہ آیا۔ سُنا ہے کہ مولوی صاحب نے اُنپر نالش دائر کی ہوئی ہے۔ لیکن اہل ہنود نے کچھہ نہیں کیا۔ گالیاں اور سخت الفاظ سنکر خاموش ہو رہے*

ریورنڈ ڈاکٹر پنٹیکوسٹ صاحب لکھنؤ میں قریب پندرہ بیس روز سے تشریف رکھتے ہیں آپ زبان انگریزی میں دین مسیحی پر لیکچر دیتے ہیں۔ آپ کی فصاحت وبلاغت کے سبب اکثر کثرت سے لوگ جمع ہوتے ہیں یہانتک کہ بیٹھنے کو جگہہ نہیں رہتی۔ آپ کا لیکچر بروز جمعہ تاریخ ۲۳۔ ختم ہوگا۔ خداوند اُنکے کام پر برکت بخشے*

ملکوں اور شہروں کی مختصر خبریں

روس کی فوجی تیاریوں سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ لڑائی ہی چاہتا ہے۔ روس کی تین لاکھ سپاہ پولینڈ میں قلعبند موجود ہے*

گرینوبل (فرانس) میں ۲۷۔ اکتوبر کو سخت ریلوے حادثہ ہوا۔ گاڑی زور سے چلتی تھی کہ ایک پل پر الٹ گئی ۱۵ مسافر مرگئے۔ ۵۰ زخمی ہوئے*

روس سے قحط خوفناک کی ایک سے ایک بڑھکر خوفناک خبریں آئی ہیں۔ اضلاع اورنبرگ میں روسی دہقان مٹی اور چیتھڑوں سے پیٹ پالنے لگے*

انگریزی کمپنی پیننسولر کا روم نام جہاز جلگیا ۵ لاکھ کا نقصان ہوا*

ایک روسی دوندہ نے ۴ گھنٹہ میں ۱۴۵ میل فاصلہ طے کیا*

مسٹر گلیڈسٹن صاحب کی میم صاحبہ نے صفائی گھر بار کی نسبت ایک کتاب شایع کی*

مہاراجہ دلیپ سنگھ بیمار ہیں اُنکی زندگی ۶ لاکھ روپیہ پر بیمہ کی گئی ہے۔ مہاراجہ مذکور کی پنشن سالانہ ۱۵ ہزار پونڈ ہے*

روس نے بہت جاسوس چھوڑ رکھے ہیں کہ سرحد افغانستان پر فساد مچائیں یہہ فساد اس طرح سے اُٹھائے جائیں کہ افغانوں سے پہل ہو۔ اور یہہ آگے بڑھیں*

جزیرہ پنٹیلیریا (ملک اٹلی) میں ۱۸ ماہ حال کو بھونچال آیا۔ اور وہ کوہ آتش فشاں جو سمندر میں غرق ہوگیا تھا پھر آگ چھینکنے لگا*

اخبار ٹائمز لکھتا ہے کہ ایک نامہ نگار کی تحریر سے معلوم ہوا کہ روسی قحط زدہ لوگ بھوک سے اپنے بچوں کو کھائے جاتے ہیں*

ٹریسٹی میں ایک ریلوے سرنگ بنائے تھے ٹوٹ گئی۔ ۵۰ ہزار آدمی ڈوب مرا*

ایسٹ انڈیا ریلوے پر الزام سخت لگا کہ اُسپر مسافر لیڈیوں کی عزت بگڑتی ہے*

بمبئی سے ایک پارٹی پارسیوں کی کرکٹ کھیلنے کے لئے امریکہ جاویگی*

قحط مدراس کے لئے ایک لاکھ روپیہ منظور ہوا* کانپور گزٹ

راولپنڈی اور جہلم میں قحط کا خوف ہے۔ خدا خیر کرے*

رائے ونڈ ضلع لاہور میں چندا سنگھ نامی نے ایک بہتر اور اسکی بیوی دو لڑکے اور ایک لڑکی کو زہر کھلا دی۔ پولیس تحقیقات کر رہی ہے* پیسہ

سول ملیٹری کا ایک نامہ نگار لکھتا ہے۔ کہ ایک موضع میں ایک برہمن کے گھر لڑکا اور ایک سانپ پیدا ہوا۔ لوگوں نے سانپ کو بھگا دیا مگر رات کو وہ پھر آگیا اب سانپ اور لڑکا ساتھہ ساتھہ پرورش پارہے ہیں* منہ

چھاؤنی میانمیر میں ایک ہتھیون رجمنٹ کا سپاہی گرجاگھر کے پاس مردہ ملا۔ لاش چیرنے پر معلوم ہوا کہ اُسے زہر دیا گیا تھا +

ضلع جہلم کی تحصیلات چکوال و تلہ گنگ میں پھر خراب ٹڈی دل آیا ہی +

کشمیر کی ریاستی دعوت میں حضور والیسرائے نے کمال دوستی مہاراجہ صاحب سے ظاہر کی +

حضور والیسرائے نے منظور کیا کہ کشمیر کی فضا بیدل ہی اور یورپین اسپر فریفتہ ہیں +

مدراس کے مقامات اورنگ آباد۔ سکندر آباد۔ بنگلور میں بھی فوجی قواعدیں ہونگی +

جہلم و راولپنڈی کے درمیان سڑک ریلوے کے مسطح کرنے پر قریب ایک کروڑ کے صرف ہوگا +

کلکتہ میں ایک میموریل تیار ہوا ہی کہ گورنمنٹ بھیک مانگنے کی رسم کو حکماً بند کرے +

ہندوستان کی سپاہ پولیس کو چھوٹی رجماؔ بندوقوں سے مسلح کرنیکی تجویز ہی +

جودھپور میں ۱۱ ستمبر کو مہاراجہ صاحب کی سالگرہ پر ۱۲۵ قیدی چھوڑے گئے +

آگرہ میں کورراج نام مشہور ڈاکو کو پھانسی کا حکم دیا گیا +

ایسٹ کوسٹ ریلوے کے متعلق دریا گوداوری کے پل پر ۴۰ لاکھ صرف ہوگا +

بنگلور میں ایک دفینہ رومن زمانہ کے سکوں کا دستیاب ہوا +

ہند میں فوجی باربرداری کے لئے ۱۰۰۰ خچر فارس سے ۱۰۰۰ افریقہ سے منگوائی گئیں +

لیڈی ڈفرن فنڈ کی شاخ کلکتہ کو نواب لاٹ بنگالہ نے ۱۵ ہزار دیا ہی +

مولوی ہدایت رسول اور ۳ ملزمان پر ۲۵ و ۳۰ روپیہ جرمانہ شیعوں کے مقدمہ میں ہوا +

ملکہ معظمہ کے خاندان میں ۵۲ شہزادہ و شہزادی ہیں + کوہ نور

لنڈن میں دو لاکھ آدمی ایسے ہیں جنکی آمدنی ۱۵ روپیہ ہفتہ وار ہی +

ڈاکٹر پینٹیکوسٹ لکھنؤ سے ۳ نومبر کو لاہور میں آکر لیکچر دینگے۔ یہہ بڑے مشہور لیکچرار ہیں +

۲۱ ۔ تاریخ کی رات کو ریلوے پولیس نے کچھ بردہ فروش عورتیں گرفتار کی ہیں۔ یہہ نیرہ عورتوں کو فروخت کیواسطے بیجا رہی تھیں +

میونسپل کمیٹی نے منظور کر لیا ہی کہ بازار ۲۲۔ فیٹ اور کوچے ۹ فیٹ چوڑے کئے جائیں +

سرکاری خبریں

۱ ۔ رخصت فرلو سے واپسی پر کرنیل ڈبلیو۔ جے۔ پارکر صاحب ڈویژنل جج راولپنڈی مقرر ہوئے ہیں۔ بجائے مسٹر جے اے اینڈرسن صاحب جو راولپنڈی میں بطور ڈسٹرکٹ جج کام کرینگے +

۲ ۔ افسران مفصلہ ذیل جو پنجاب کمیشن میں مقرر ہوئے ہیں ان اضلاع میں تعینات ہونگے جو اُنکے نام کے محاذ میں درج ہیں:۔

مسٹر جے جی لوڈیم۔	گورداسپور
مسٹر آر لو۔	لودیانہ
مسٹر اے ایچ گنٹنر۔	دہلی
مسٹر ٹی ایل پرسکاٹ۔	سیالکوٹ
مسٹر سی ایچ اٹکنس۔	امرتسر

۳ ۔ دیوان نرائن ناتھ ایم اے اسسٹنٹ کمشنر جہلم سب ڈویژن فاضلکا میں تعینات ہوئی ہیں +

۴ ۔ مسٹر ڈی سی جانسٹن جونیر سکرٹری فنانشل کمشنر بہادر کو ۱۲ ماہ کی رخصت فرلو یورپ جانیکے واسطے از ابتدائے ۴۔ دسمبر ۱۸۹۱ء عطا کی گئی ہی +

بقیہ روئداد

نمبر ۲۶ ۔ نمبر $\frac{۲۶}{۱}$ تخمینہ مرمت جاہ بچہ محلہ تھاپراں ۱۹۷ہ

نمبر $\frac{۲۶}{۲}$ تخمینہ تعمیر جاہ بچہ چھینیاں ۶۴ہ

نمبر $\frac{۲۶}{۳}$ تخمینہ مرمت نالی محلہ موچیورہ کوچہ جتاں ۵ہ +

نمبر $\frac{۲۶}{۴}$ تخمینہ تیاری نالی کوچہ سید رحمت اللہ ۲۶ہ +

تجویز ہوئی کہ اسٹیمیٹ ہائے منظور کی جاویں زیر نگرانی ممبر صاحب ہر ایک حلقہ کے کام جاری کیا جاوے +

نمبر ۲۷ ۔ رپورٹ خزانچی صاحب کہ اب جو نالیاں پر پل بنانیکی اجازت ہونی چاہیے اُس کا ایک نمونہ تجویز کیا جاوے۔ **تجویز** ہوئی کہ امل صاحب اگزیکٹو انجنیر جالندھر سری صاحب سے دریافت کیا جاوے کہ بخیال سہولیت صفائی آمد و رفت باشندگان اپنی اپنی پر ایک نمونہ پُلیاں پیش دروازہ باشندگان کے تجویز کرکے عنایت کریں وقت آنے نمونہ کے خواجہ احسن شاہ صاحب و لالہ راجمیداس صاحب و بابو رائے بروڈو صاحب سب کمیٹی مقرر ہوکر بمقابلہ نمونہ آمدہ کے رپورٹ پیش کریں کہ نمونہ کے مطابق سہولیت ہوگی یا کچھ ترمیم ہوکر کارروائی اچھی ہوگی +

نمبر ۲۸ ۔ رپورٹ سکرٹری صاحب ظہری

سوال ابراہیم۔ **تجویز** ہوئی کہ صاحب وائس پریزیڈنٹ وسید غلام محمد صاحب سب کمیٹی مقرر ہوں بعد مقابلہ قانون اپنی رائے پیش کریں ❊

نمبر ۲۹۔ کاغذات بنام داس بابت دبا لینے زمین نالی زیر تعمیر مکان خود میں۔ **تجویز** ہوئی کہ صاحب وائس پریزیڈنٹ اسکا فیصلہ کردیں ❊

نمبر ۳۰۔ روبکار صاحب وائس پریزیڈنٹ مورخہ ۲۴ جولائی ۱۸۹۱ء نالی کلاں اور چوبچہ ہائے گندے رہے ہیں مبادہ اُنکا زمینداران کو مُفت دیا جاوے تو صفائی ممکن ہو چوبچہ ہائے میں گندا پانی جانے سے بند کیا جاوے ❊ **تجویز** ہوئی کہ اسبارہ میں ایک سب کمیٹی حسب ذیل صاحبان کی۔ سیّد سردار علی صاحب و سیّد غلام محمد صاحب و ماسٹر مولراج صاحب مقرر ہوکر رائے پیش کریں ایک ایک نقل روبکار ہذا کی بخدمت جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر و ڈسٹرکٹ جج صاحب بہادر و ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ بہادر پولیس ضلع ہذا واسطے لینے رائے کے مرسل ہووے ❊

اشتہار

سیّد کرامت علی ولد سیّد بشارت علی ڈاکٹر جو صیغہ ملٹری میں ملازم تھے۔ اور عرصہ بارہ تیرہ سال سے پنشنیاب ہوکر بمقام لودیانہ سکونت پذیر ہوئے تھے۔ ۴ نومبر ۱۸۸۹ء کو اُنکا انتقال ہوگیا۔ ایک لڑکا بعمر ڈیڑھ سال جسکا نام امانت علی تھا اور ایک لڑکی امینہ بیگم جو انکی بیوی حاجی بیگم کی برادرزادی تھی اور جسکو اُنہوں نے بطور متبنّٰی کے پرورش کیا تھا جسکی عمر تخمیناً گیارہ بارہ سال ہوگی پیچھے چھوڑ گئے قبل از وفات ڈاکٹر صاحب نے ایک وصیت نامہ تحریر کیا جسکے رو سے علاوہ زیور و پارچہ جات جو بنام لہادا امینہ بیگم کے تھے اپنی دیگر جائداد منقولہ و غیر منقولہ میں سے جسکی تعداد تخمیناً تین ہزار تین سو روپیہ تھی ثلث کا مالک امینہ بیگم کو قرار دیا۔ چونکہ امانت علی اور امینہ بیگم نابالغ تھے اس سبب سے ڈاکٹر صاحب نے ہمکو اُنکا گارڈین مقرر کیا۔ کچھ عرصہ بعد امانت علی فوت ہوگیا۔ صرف امینہ بیگم زندہ رہی۔ ماہ مئی ۱۸۹۱ء میں امینہ بیگم بھی فوت ہوگئی۔ مسمی غلام رسول ولد غلام محمد و مسمات حاجی بیگم ہمشیرہ غلام رسول زوجہ صاحب مرزا نے دعوی کیا کہ امینہ بیگم ہماری بھتیجی و بہن تھی۔ اسکی جائداد کے وارث ہم ہیں۔ چنانچہ علاوہ پارچہ جات و زیور جو امینہ بیگم کے تھے دیگر زیور و پارچہ جات میں سے ثلث انکو دیدیا۔ اور مکان میں سے ثلث حصہ پر انکو قابض کرکے رسید حاصل کرلی۔ اب جو زیور برتن و پارچہ جات و حصہ مکان ازاں امانت علی جسکی تعداد دو ہزار دو سو روپیہ تخمیناً ہوگی اسکی بابت بھی غلام رسول و مسمات حاجی بیگم دعویدار ہیں کہ یہہ بھی ہمارا حق ہے۔ ہمکو مل جاوے۔ لہذا اشتہار ہذا بمیعادی تین ماہ جاری کیا جاتا ہے کہ جس کسی کو کوئی عذر یا دعوی نسبت مال امانت علی کے ہو وہ اندر میعاد تین ماہ کے ہمارے پاس پیش کرے۔ ورنہ بعد انقضائے میعاد کسیکا دعوی سماعت نہ ہوگا۔ اور ہم بری الذمہ ہونگے ❊

المرقوم ۲۵۔ اکتوبر ۱۸۹۱ء

المشتہران

العبد	العبد	العبد
محمد حسن	جعفر حسین	میر محمد سعید

اشتہار

میرے پاس ہر قسم کا لودیانہ کلاتھ (گبرون) مردانہ اور زنانہ۔ اور میز اور پلنگ کی چادریں۔ ہاتھ پونچھنے اور غسل کے تولئے۔ اور ٹوسفید اور کالا تیار ہے۔ قیمت بھی بہ نسبت دیگر دُکانداروں کے کم ہے۔ کپڑا عمدہ اور رنگ پختہ ہے ہر قسم کے نمونے بھی موجود ہیں۔ درخواست پر بھیجے جاسکتے ہیں پچھلے سالوں میں اکثر صاحبان نے بہت قسم کا کپڑا مجھسے خرید ا ہے کسی قسم کی شکایت نہیں آئی۔ جو صاحب خریدنا چاہیں ذیل کے پتے پر علم بھیجیں فوراً تعمیل ہوگی ❊

المشتہر لہنا سنگھ عیسائی کلاتھ مرچنٹ مشن احاطہ لودیانہ

لودیانہ

بروز اتوار دیوالی بھی ہوچکی۔ قماربازوں نے دل کھولکر اپنے فن کی مشق کی اور سال بھر کی کسر نکالکر دم لیا۔ بعض تو سیر ہوگئے پر بعض کے دل میں حسرت ہی رہی۔ سنا ہے کہ شہر کے اکثر مقامات میں قماربازی گرم تھی۔ پر بہت کم پولیس کے اڈے میں چڑھے۔ دیوالی کے دن قماربازوں کے لئے چاندی ٹُورنے کے دن ہوتے ہیں کیونکہ اکثر دُکاندار بھی اس روز اس کھیل میں شامل ہوجاتے ہیں جنکو پکے قمارباز آسانی سے ٹھگ لیتے ہیں۔ کیونکہ وہ اس فن کے استاد اور ہمیشہ کے مشّاق ہوتے ہیں ❊

گذشتہ اشاعت میں پنشن والوں کی دقت کی نسبت جو لکھا تھا ہمکو ایک عمدہ ذریعے سے معلوم ہوا۔ کہ پہلے دو ماہ کے عرصہ میں پنشن تقسیم ہوا کرتی تھی۔ لیکن اس دفعہ یہہ کام علاوہ معمولی ڈیوٹی کے ڈاکخانہ والوں کیلئے اگرچہ ایک بڑا بوجھ تھا پر اُنہوں نے نہایت عمدگی کے ساتھ ۱۲ یا ۱۵ یوم میں پورا کیا اور ۵۰۰۰ روپیہ پنشنیوں کو تقسیم کیا۔ انکا یہہ کام قابل تحسین ہے ❊

ریلی صاحب کی خرید غلہ کے سبب سے نرخ اناج بہت گراں ہوتا جاتا ہے۔ غریب پریشان ہیں ❊

بخار۔ کھانسی۔ اور زکام کی اکثر شکایت سنی گئی ہے ❊

پادری ای پی نیوٹن صاحب کے لئے باہتمام مسٹر ایم وائلی منیجر امریکن مشن پریس لودیانہ طبع ہوا ❊